سُوْرَةُ الْقَارِعَة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْقَارِعَةُ ۙ ①

مَا الْقَارِعَةُ ۚ ②

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ؕ ③

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ ④

وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ؕ ⑤

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ ⑥

سورۂ قارعہ مکی ہے اور اس میں گیارہ آیتیں ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

کھڑکھڑا دینے والی۔(۱)

کیا[1] ہے وہ کھڑکھڑا دینے والی۔(۲)

تجھے کیا معلوم کہ وہ کھڑکھڑا دینے والی کیا ہے۔(۳)

جس دن انسان بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہو جائیں گے۔[2] (۴)

اور پہاڑ دھنے ہوئے رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے۔[3] (۵)

پھر جس کے پلڑے بھاری ہوں گے۔[4] (۶)

جان سکتا ہے کہ وہ کتنا باخبر ہے؟ اور اس سے کوئی چیز مخفی نہیں رہ سکتی۔ چنانچہ پھر وہ ہر ایک کو اس کے عملوں کے مطابق اچھی یا بری جزا دے گا۔ یہ گویا ان اشخاص کو تنبیہ ہے جو رب کی نعمتیں تو استعمال کرتے ہیں، لیکن اس کا شکر ادا کرنے کے بجائے، اس کی ناشکری کرتے ہیں۔ اسی طرح مال کی محبت میں گرفتار ہو کر مال کے وہ حقوق ادا نہیں کرتے جو اللہ نے اس میں دوسرے لوگوں کے رکھے ہیں۔

(۱) یہ بھی قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ جیسے اس سے قبل اس کے متعدد نام گزر چکے ہیں، مثلاً اَلْحَاقَّةُ، اَلطَّآمَّةُ، اَلصَّآخَّةُ، اَلْغَاشِيَةُ، اَلسَّاعَةُ، اَلْوَاقِعَةُ وغیرہ۔ اَلْقَارِعَةُ، اسے اس لیے کہتے ہیں کہ یہ اپنی ہولناکیوں سے دلوں کو بیدار اور اللہ کے دشمنوں کو عذاب سے خبردار کر دے گی، جیسے دروازہ کھٹکھٹانے والا کرتا ہے۔

(۲) فَرَاشٌ، مچھر اور شمع کے گرد منڈلانے والے پرندے وغیرہ۔ مَبْثُوْثٌ، منتشر اور بکھرے ہوئے۔ یعنی قیامت والے دن انسان بھی پروانوں کی طرح پراگندہ اور بکھرے ہوئے ہوں گے۔

(۳) عِهْنٌ، اس اون کو کہتے ہیں جو مختلف رنگوں کے ساتھ رنگی ہوئی ہو، مَنْفُوْشٌ، دھنی ہوئی۔ یہ پہاڑوں کی وہ کیفیت بیان کی گئی ہے جو قیامت والے دن ان کی ہوگی۔ قرآن کریم میں پہاڑوں کی یہ کیفیت مختلف انداز میں بیان کی گئی ہے، جس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔ اب آگے ان دو فریقوں کا اجمالی ذکر کیا جا رہا ہے جو قیامت والے دن اعمال کے اعتبار سے ہوں گے۔

(۴) مَوَازِيْنُ، مِيْزَانٌ کی جمع ہے۔ ترازو، جس میں صحائف اعمال تولے جائیں گے۔ جیسا کہ اس کا ذکر سورۂ اعراف۔ آیت ۸

فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝۷
وہ تو دل پسند آرام کی زندگی میں ہو گا۔[۱] (۷)

وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۸
اور جس کے پلڑے ہلکے ہوں گے۔[۲] (۸)

فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝۹
اس کا ٹھکانا ہاویہ ہے۔[۳] (۹)

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝۱۰
تجھے کیا معلوم کہ وہ کیا ہے۔[۴] (۱۰)

نَارٌ حَامِيَةٌ ۝۱۱
وہ تند و تیز آگ (ہے)۔[۵] (۱۱)

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ

سورۂ تکاثر مکی ہے اور اس میں آٹھ آیتیں ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سورۂ کہف (۱۰۵) اور سورۂ انبیاء (۴۷) میں بھی گزرا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہاں یہ میزان نہیں' موزون کی جمع ہے یعنی ایسے اعمال جن کی اللہ کے ہاں کوئی اہمیت اور خاص وزن ہو گا۔ (فتح القدیر) لیکن پہلا مفہوم ہی راجح اور صحیح ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جن کی نیکیاں زیادہ ہوں گی اور روزن اعمال کے وقت ان کی نیکیوں والا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔

(۱) یعنی ایسی زندگی' جس کو وہ صاحب زندگی پسند کرے گا۔

(۲) یعنی جس کی برائیاں نیکیوں پر غالب ہوں گی' اور برائیوں کا پلڑا بھاری اور نیکیوں کا ہلکا ہو گا۔

(۳) هَاوِيَةٌ جہنم کا نام ہے' اس کو ہاویہ اس لیے کہتے ہیں کہ جہنمی اس کی گہرائی میں گرے گا۔ اور اس کو اُمٌّ (ماں) سے اس لیے تعبیر کیا کہ جس طرح انسان کے لیے ماں' جائے پناہ ہوتی ہے اسی طرح جہنمیوں کا ٹھکانا جہنم ہو گا۔ بعض کہتے ہیں کہ ام کے معنی دماغ کے ہیں۔ جہنمی' جہنم میں سر کے بل ڈالے جائیں گے۔ (ابن کثیر)

(۴) یہ استفہام اس کی ہولناکی اور شدت عذاب کو بیان کرنے کے لیے ہے کہ وہ انسان کے وہم و تصور سے بالا ہے' انسانی علوم اس کا احاطہ نہیں کر سکتے اور اس کی کنہ نہیں جان سکتے۔

(۵) جس طرح حدیث میں ہے کہ انسان دنیا میں جو آگ جلاتا ہے' یہ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے' جہنم کی آگ دنیا کی آگ سے ۶۹ درجہ زیادہ ہے۔ (صحیح بخاری' کتاب بدء الخلق' باب صفة النار وأنها مخلوقة۔ مسلم' کتاب الجنة' باب فی شدة حر نار جهنم) ایک اور حدیث میں ہے کہ "آگ نے اپنے رب سے شکایت کی کہ میرا ایک حصہ دوسرے حصے کو کھائے جا رہا ہے' اللہ تعالیٰ نے اسے دو سانس لینے کی اجازت فرما دی۔ ایک سانس گرمی میں اور ایک سانس سردی میں پس جو سخت سردی ہوتی ہے یہ اس کا ٹھنڈا سانس ہے' اور نہایت سخت گرمی جو پڑتی ہے' وہ جہنم کا گرم سانس ہے"۔ (بخاری' کتاب و باب مذکور) ایک اور حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب گرمی زیادہ سخت ہو تو نماز ٹھنڈی کر کے پڑھو' اس لیے کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش کی وجہ سے ہے۔ (حوالہ